Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز بدھ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

فی پرچہ ۴۰ پیسے

قیمت

جلد ۶۸/۳۳ | ۲۲ شعبان ۱۳۹۹ھ ۔ ۱۸ وفا ۱۳۵۸ھش ۔ ۱۸ جولائی ۱۹۷۹ء | نمبر ۱۶۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۸ جولائی ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں اسلام آباد سے آمدہ ۱۷ جولائی کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو اپنی حفظ و امان میں ہر طرح خیر و عافیت سے رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے پہلے سے اچھی ہے۔

احباب جماعت بالالتزام دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ مدظلہا کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین

خاکسار کے لڑکے قاضی محمد یامین کو اللہ تعالیٰ نے پہلی بچی عطا فرمائی ہے۔ نومولودہ محترم مولوی فضل کریم صاحب مرحوم آف کلکتہ کی نواسی ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ کو والدین کیلئے قرۃ العین بنائے اور اپنے فضلوں کا وارث بنائے۔ آمین۔

قاضی محمد یوسف
واقفِ زندگی تحریک جدید ۔ ربوہ

ضروری اعلان

جامعہ احمدیہ کے زیر انتظام جاری مدرسۃ الحفظ میں محدود تعداد میں طالب علم داخل کئے جاتے ہیں۔ اس وقت یہ تعداد پوری ہو چکی ہے اور تا اطلاع ثانی داخلہ بند ہے۔

احباب مطلع رہیں کہ کسی طالب علم کو مدرسۃ الحفظ میں داخل نہیں کیا جائے گا۔ اور جب بھی تعداد منظور شدہ مقدار سے کم ہوئی تو حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خاص منظوری سے مزید داخلہ کے لئے اخبار میں اعلان کر دیا جائے گا۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ضرورت محررین تحریک جدید

تحریک جدید میں انسپکٹروں اور محررین کی چند اسامیاں خالی ہیں۔ میٹرک پاس نوجوان جو خدمت سلسلہ کا شوق رکھتے ہوں مورخہ ۲۳ جولائی ۱۹۷۹ء بروز سوموار بوقت آٹھ بجے تحریری امتحان کے لئے وکالت دیوان میں تشریف لائیں۔ اصل اسناد وغیرہ انٹرویو کے موقع پر دکھانی ہوں گی۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

بحرِ حکمت کے موتی، جوامع الکلم، جواہر الکلام

جب تک بہت سی موتیں نہ آجائیں انسان متقی نہیں بنتا

الہامات و رؤیا سے تقویٰ نہ جانچو بلکہ تقویٰ سے الہامات کو پرکھو

ارشادِ باری تعالیٰ

وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَيُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝ (البینۃ آیت ۶)

ترجمہ:۔ حالانکہ انہیں یہی حکم دیا گیا تھا کہ وہ صرف ایک خدا کی عبادت کریں اور عبادت کو صرف اُس کے لئے مخصوص کر دیں (اِس حالت میں کہ) وہ اپنے نیک میلانوں میں ثابت قدم رہنے والے ہوں اور (پھر صرف اِس بات کا حکم دیا گیا تھا کہ) نماز باجماعت ادا کرتے رہیں اور زکوٰۃ دیں اور یہی (ہمیشہ صداقت پر) قائم رہنے والا دین ہے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ صَخْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اللّٰهَ لَا يَنْظُرُ اِلٰى اَجْسَامِكُمْ وَلَا اِلٰى صُوَرِكُمْ وَلٰكِنْ يَّنْظُرُ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ (مسلم کتاب البر والصلۃ)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں کو نہیں دیکھتا اور نہ تمہاری صورتوں کو کہ خوبصورت ہیں یا بدصورت بلکہ وہ تمہارے دلوں کو دیکھتا ہے کہ ان میں کتنا اخلاص اور حسنِ نیت ہے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"جب تک واقعی طور پر انسان پر بہت سی موتیں نہ آجائیں وہ متقی نہیں بنتا۔ معجزات اور الہامات بھی تقویٰ کی فرع ہیں۔ اصل تقویٰ ہے اس واسطے تم الہامات اور رؤیا کے پیچھے نہ پڑو بلکہ حصول تقویٰ کے پیچھے لگو۔ جو متقی ہے اُسی کے الہامات بھی صحیح ہیں اور اگر تقویٰ نہیں تو الہامات بھی قابلِ اعتبار نہیں۔ اُن میں شیطان کا حصہ ہو سکتا ہے۔ کسی کے تقویٰ کو اس کے ملہم ہونے سے نہ پہچانو بلکہ اس کے الہاموں کو اُس کی حالت تقویٰ سے جانچو اور اندازہ کرو۔ سب طرف سے آنکھیں بند کرکے پہلے تقویٰ کی منازل کو طے کرو۔ انبیاء کے نمونہ کو قائم رکھو۔ جتنے نبی آئے سب کا یہی مدعا تھا کہ تقویٰ کی راہ سکھلائیں۔ اِنْ اَوْلِيَآؤُهٗٓ اِلَّا الْمُتَّقُوْنَ۔ مگر قرآن شریف نے تقویٰ کی باریک راہوں کو سکھلایا ہے۔ کمال نبی کا کمالِ اُمت کو چاہتا ہے۔ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین تھے صلی اللہ علیہ وسلم۔ اس لئے آنحضرت پر کمالات نبوت ختم ہوئے۔ کمالاتِ نبوت ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم نبوت ہوا۔ جو خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہے اور معجزات دیکھنا چاہے اور خوارقِ عادت دیکھنا منظور ہو تو اُس کو چاہیئے کہ وہ اپنی زندگی بھی خارقِ عادت بنا لے۔ دیکھو امتحان دینے والے محنتیں کرتے کرتے مدقوق کی طرح بیمار اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ پس تقویٰ کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے ہر ایک تکلیف اٹھانے کے لئے تیار ہو جاؤ۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۳۰۲)

پبلشر:۔ مسعود احمد دہلوی ۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل [illegible] ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الاخبار و الآراء

- ایمان کے زمین سے اُٹھ جانے اور ثریا پر چلے جانے کا ثبوت
- اُردو صحافت کے عمل و کردار کا آئینہ
- قول و فعل میں تضاد کی انتہائی ناگوار صورت

"ہم پر مصیبتیں کیوں ٹوٹ رہی ہیں؟"

ایک خاتون (محترمہ فہمیدہ غ۔ل فہمی) اپنے ایک مضمون بعنوان — "تعمیر شخصیت میں دیانتداری کا مقام" — میں تحریر کرتی ہیں:۔

"ایمان کی پختگی کتنی بڑی دولت و نعمت ہے مگر آج کل کے مادہ پرست دَور میں تو ایمان ایک پائی کا بھی نہیں رہا۔ ہر طرف — دھوکہ، فریب، جھوٹ — یہی کچھ چلتا ہے۔ ایمان کی دولت تو ختم ہو کر رہ گئی ہے۔ ہر شخص زر دولت کی ہوس میں اندھا ہو گیا ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ پیسہ مل جائے۔ چاہے لُوٹ سے کھسوٹ سے، چوری سے دھوکہ سے بس پیسہ ملنا چاہیئے۔ یہ شاید بہت کم لوگ جانتے ہیں کہ دھوکہ فریب سے لیا ہوا پیسہ انسان کی اپنی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ اِسی سلسلہ میں حضورؐ نے فرمایا ہے کہ جس نے دھوکہ سے پیسہ حاصل کیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کوئی اچھا فعل نہیں ہے۔

آپ جس دکان پہ بھی چلے جائیں، ہر چیز اپنی قیمت خود بتانے کو تیار ہے۔ چلو چیز ہی اچھی مل جائے مگر نہیں صاحب! آخر ملاوٹ بھی تو کوئی چیز ہوتی ہے نا۔ زیادہ پیسے تو اِسی (ملاوٹ) سے کمائے جا سکتے ہیں چاہے اِس طرح دوسروں کا کتنا ہی نقصان ہو جائے۔ چھوٹی سے چھوٹی چیز تک میں ملاوٹ ہے۔

پرسوں کی بات ہے کہ ہم نے دو گیلن مٹی کا تیل خریدا اور چولہے میں ڈال کر چولہا جلایا۔ بتیوں نے آگ تو پکڑ لی مگر آنچ تیز نہ ہو سکی۔ ہم بتیاں اونچی کرتے گئے اور آنچ مدھم پڑتی گئی۔ کافی دیر تک اِسی طرح کرتے رہے۔ آخر تنگ آکر ہم نے یہ سوچتے ہوئے نیا چولہا نکالا کہ ضرور پرانے چولہے میں خرابی ہو گئی ہوگی۔ نئے چولہے میں تیل ڈالا اور جلایا مگر اس کی بتیوں نے آگ ہی نہ پکڑی۔ کبھی ہم تیل کو دیکھتے اور کبھی چولہے کو۔ کچھ سمجھ میں نہیں آرہا تھا کہ کیا کِیا جائے۔ تیل سونگھ کر دیکھا تو اُس میں ذرا بھی بدبو نہ تھی۔ تھوڑا سا تیل گرا کر دیکھا تو ہماری حیرت کی انتہا نہ رہی کہ تیل والے نے تیل کی جگہ پانی بھر کر دے دیا تھا ہم سر تھام کر رہ گئے۔ ایسا دھوکہ ہمارے ساتھ کبھی نہ ہوا تھا۔ میں سوچتی رہی کہ ہم مسلمان ہو کر اتنے فریب دیتے ہیں، اُف توبہ۔ شاید اِسی وجہ سے ہم پر مصیبتیں ٹوٹ رہی ہیں یہ سب ہمارے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے"!

(روزنامہ "نوائے وقت" میگزین سیکشن المعروف بہ "آنچل" — بابت ۱۰ جولائی ۱۹۷۹ء)

کیا یہ اِس بات کی علامت نہیں کہ ایمان زمین سے اُٹھ کر ثریا پر جا چکا ہے؟ اور یہ میرے یا آپ کے یا کسی ایرے غیرے کی کوششوں سے واپس نہیں آئے گا۔ یہ واپس آئے گا تو اُسی مردِ فارس کے ذریعہ جس کے متعلق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا تھا لَوْ کَانَ الْاِیْمَانُ عِنْدَ الثُّرَیَّا لَنَالَہٗ رَجُلٌ اَوْ رِجَالٌ مِنْ ھٰؤُلَاءِ (بخاری) یعنی اگر ایمان زمین سے اُٹھ کر ثریا پر بھی پہنچ گیا تو اِن لوگوں (یعنی ابنائے فارس) میں سے ایک شخص یا کچھ اشخاص اسکو وہاں سے واپس لے آئیں گے۔

"نعمتِ عظمیٰ اور لعنتِ کبریٰ"

فیصل آباد سے شائع ہونے والے ایک ہفت روزہ اخبار نے اپنے ایک حالیہ شمارہ کے صفحہ اوّل پر سیّد ابو الحسن علی صاحب ندوی کی ایک چھ سالہ پرانی تحریر شائع کی ہے جس میں انہوں نے صحافیوں کو ان کی ذمّہ داریوں کی نزاکت کا احساس دلایا تھا۔ اسے اب شائع کرنے کی وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ "اردو صحافت ہنوز غیر ذمّہ دارانہ روش پر چل رہی ہے"۔ اِس تقریر میں سیّد ابو الحسن علی صاحب ندوی نے کہا ہے:۔

"اگر صحافت حق، عدل، خیر اور فلاح کے لئے کام کرے تو انسانیت کے لئے اِس سے مفید طاقت کوئی نہیں لیکن اگر صحافت میں بگاڑ آجائے اور وہ کذب، باطل، شر اور فساد کے لئے برسرِ عمل آجائے تو نوعِ انسانی کے لئے اس سے زیادہ مہلک کوئی دوسری قوت نہیں۔ آپ ذرا غور فرمائیں کہ کسی شہر کا ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ خود اسبابِ مرض پھیلانے کی مہم شروع کر دے، اگر پولیس اور عدالت خود جرائم کے سرپرست بن جائیں تو نتائج کیا نکلیں گے۔ عین وہی نتائج صحافت کے اختلال پذیر ہونے سے نمودار ہوتے ہیں۔ صحافت اگر آلۂ خیر ہے تو نعمتِ عظمیٰ ہے اور اگر آلۂ شر بن جائے تو لعنتِ کبریٰ بن جاتی ہے"۔

یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ آیا اس دَور کی اُردو صحافت نعمتِ عظمیٰ ہے یا لعنتِ کبریٰ؟ اِس کا جواب بھی اُنہی کی زبانی سنیئے۔ انہوں نے کہا:۔

"یہ بات لکھتے ہوئے انتہائی دُکھ ہوتا ہے کہ ہماری صحافت احساسِ ذمّہ داری سے بڑی حد تک بے نیاز اور انصاف پسندی میں انتہائی کوتاہ ہے۔ کوچۂ صحافت کا بس ایک سماں ہے یہاں گزرئیے تو نہ کپڑوں کی صفائی کی خیر ہے نہ پگڑی کی سلامتی کی ضمانت، نہ حواس بجا رہنے کا بھروسہ ہے اور نہ ذوق کی عافیت کا یقین ہے۔ ہماری صحافت کی ایک مصیبت بے اصولا پن ہے۔ ہمارے اکثر اخبارات وہ ہیں جو بے اصولے پن کی کوکھ سے پیدا ہوئے ہیں، بے اصولے پن کا دودھ پی کر بڑھے اور بے اصولے پن کی انّا نے انہیں انگلی پکڑ کر چلنا سکھایا۔

عام طور پر اخبار نویس جس سے اختلاف کرتا ہے سو فیصدی کرتا ہے اپنے مخالف کے قابلِ تعریف پہلوؤں کو چھوٹے سے چھوٹا کر کے دکھاتا ہے اور قابلِ اعتراض پہلوؤں کو انتہائی حد تک ENLARGE کرتا ہے اور پھر وہ مخالف کی تصریحات پوری سمجھے اور شائع کئے بغیر ان کی تردیدیں شائع کرتا ہے۔ اس طرح وہ پبلک کے سامنے ہمیشہ ایک ہی رُخ لاتا ہے۔ مخالف کی تردید دلائل سے کم اور جذبات سے زیادہ کرتا ہے۔ جانتے بوجھتے ایسے مضامین شائع کرتا ہے جن میں کھلے کھلے جھوٹے الزامات لگائے گئے ہوں۔

سب سے زیادہ خطرناک حقیقت یہ ہے کہ اختلاف کی رَو میں اخبار نویس تمام اخلاقی قیود کو پھاند جاتا ہے اور سیدھی بات کرنے کی بجائے گالیوں پر اُتر آتا ہے، پگڑی اُچھالتا ہے، نام بگاڑتا ہے .... بہرحال یہ صحافت کا مستقل فسادِ خون ہے"۔ (بحوالہ ہفت روزہ "المنبر" ۲۰ جون تا ۳ جولائی ۱۹۷۹ء صفحہ اوّل)

اخبارات و رسائل کی روش اور بے ڈھنگی چال سے صاف عیاں ہے اور رسالہ مذکور کو خود اِس کا اعتراف ہے کہ اِس نصیحت پر چھ سال کا عرصہ گزرنے کے باوجود اصلاح کی صورت پیدا نہیں ہوئی۔ صورتِ حال بگڑتی ہی چلی آرہی ہے حالانکہ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ کی رُو سے یاد دلانا اور نصیحت کرنا صرف مومنوں کو ہی نفع بخشتا ہے۔

"تکفیر کے کلہاڑے"

جناب سلطان احمد صاحب داؤدی اپنے ایک مضمون بعنوان "رشوت ستانی کا انسداد کیسے ہو؟" میں عمل و کردار میں تضاد کی افسوسناک صورتِ حال کا ذکر کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:۔

"اپنے دعاوی کے برعکس عمل، ہمارا معمول بن چکا ہے۔ احکامِ الٰہی اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمودات اور اُسوۂ حسنہ کا تذکرہ تو بہت ہوتا ہے مگر اپنی عملی زندگی میں گناہ و ثواب کی باتوں کی پرواہ کوئی نہیں کرتا۔ انسان کے اشرف المخلوقات ہونے کو تو ہر کوئی مانتا ہے مگر مردم آزاری عام ہے۔ آدم کی اولاد کے آپس میں بھائی بھائی ہونے کی باتیں تو خوب کی جاتی ہیں مگر کسی سے معمولی سا اختلاف ہونے پر بھی اسے معاف نہیں کیا جاتا۔ ہادئ اعظم محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں باریش نہ ہونے کو توہینِ سُنّت سمجھا جاتا ہے مگر دیگر امور میں ان کے اسوۂ حسنہ اور سیرت کے مطابق بہت کم عمل کیا جاتا ہے۔ ہم میں سے کتنے ہیں جو محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں خود اپنے ہاتھوں سے اپنا جوتا گانٹھتے، خندقیں کھودتے اور دین کی سربلندی کے لئے فاقہ کشی کرتے یا اپنے

(باقی صفحہ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعودؓ کی خدمتِ قرآن

مکرم ملک نذیر احمد صاحب خادم چک ۱۸۴/۷R بہاولنگر

جماعت احمدیہ کے بانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ کا امام مجدد الف آخر مسیح موعود اور مہدی معہود بنا کر بھیجا کہ آپ دلائل و براہین روحانی تاثیرات اور معجزات و نشانات کے ذریعہ اسلام کو تمام مذہبوں اور ازموں پر غالب کریں، سیدنا و مولانا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی برتر از وہم و گمان شان عظمت و صداقت اور محبت کو دنیا کے تمام انسانوں کے دلوں میں جاگزیں کرنے کے ساتھ ساتھ کامل زندہ اور زندگی بخش آخری اسلامی شریعت قرآن کے انوار و تجلیات علوم و معارف اور برکات کو روئے زمین پر پھیلائیں۔

چنانچہ آپ نے اپنے آقا و مقتدا راہ نما و پیشوا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کامل اطاعت و پیروی کرکے فنافی الرسول ہو کر اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت سے دین اسلام کو فی الواقع تمام دوسرے دینوں پر غالب کر دکھایا۔ الحمد للہ کی سچی توحید کو روئے زمین پر پھیلایا، صداقت اسلام کے جھنڈے ہر ملک میں گاڑے۔ قرآن کریم کے نوروں سے ربع مسکون کو معمور فرما دیا۔ اور بڑے پُرشوکت الفاظ میں یہ اعلان عظیم فرمایا کہ

"روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں مگر قرآن۔"

خدائے قادر و توانا اور واحد و یگانہ نے اس معجزانہ اعلان کی آب و تاب کو قائم و دائم رکھنے کے لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو ۱۸۸۶ء میں ایک عظیم المرتبت بیٹے کی ولادت کی خوشخبری دی جس میں یہ بتایا کہ وہ فرزند موعود اور پسر موعود ایسا ہوگا کہ اس کے ذریعہ دینِ اسلام کا شرف اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ خدائی وعدوں کے مطابق ۱۲ جنوری ۱۸۸۹ء کو یہ فرزند دلبند گرامی ارجمند آپ کے ہاں پیدا ہوا جس کا نام نامی اسم گرامی مرزا بشیر الدین محمود احمد دنیا کے کناروں تک برکتوں اور سعادتوں کے ساتھ مشہور ہوا۔

ربّ العزت نے اس عظیم بیٹے کی صفات و سیرت میں کم و بیش ساٹھ علامات بتائی تھیں جن میں ایک یہ بھی تھی کہ اس کے ذریعہ کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ اس مختصر سی تحریر میں خاکسار اس موعود بیٹے کی آسمانی سیرت کے اسی پہلو کو بیان کرتا ہے۔

قارئین کرام! حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد کو فہم قرآن اور عشق قرآن اپنے عظیم القدر مقدس باپ سے ورثہ میں عطا ہوا تھا اور تدبر فی القرآن کی عادت آپ کی گھٹی میں رچی ہوئی تھی۔ بلاشبہ آپ اپنے مقدس پدر کے اس روح پرور وجد آفرین شعر کی تصویر تھے کہ :-

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

آپ نے اپنے رب رحمان کے حضور یہ دعا کی کہ یا الٰہی :-

ایمان مجھ کو دے دے عرفان مجھ کو دیدے
قربان جاؤں تیرے قرآن مجھ کو دیدے

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم اور ترجمہ پڑھایا اور اپنے فرزند اکبر سیدنا حضرت حافظ مرزا ناصر احمد ایدہ اللہ تعالیٰ موجودہ امام جماعت احمدیہ کو بفضل اللہ تعالیٰ حافظ قرآن بنایا۔ یہ امر آپ کے لئے بے حد مسرت کا موجب تھا کہ آپ نے اللہ تعالیٰ کے اس انعام پر اس کے حضور سجدات شکر بجا لاتے ہوئے اپنے دلی جذبات کا یوں اظہار فرمایا کہ :-

یہ سارے ختم قرآں کر چکے ہیں
دلوں کو نورِ حق سے بھر چکے ہیں
خدا کا فضل ان پر ہو گیا ہے
کلام اللہ کا خلعت ملا ہے
یہ نعمت سارے انعاموں کی جاں ہے
جو سچ پوچھو یہی باغ جناں ہے
ملی ہے یہ ہم کو فضل خدا سے
حبیب پاک حضرت مصطفےٰ سے
شہِ لولاک یہ نعمت نہ پاتے
تو اس دنیا سے ہم اندھے ہی جاتے
کلام اللہ پہ ہوں سب وہ عامل
نگاہوں میں تری ہوں نفس کامل
ثریا سے یہ پھر ایمان لائیں
یہ پھر واپس ترا قرآن لائیں
(کلام محمود)

اپنے سن شعور سے لے کر اپنی حیات طیبہ کی آخری سانس تک آپ برابر خدمت قرآن میں مصروف رہے۔ مشورے حاصل کرنے والوں کو قرآنی تعلیم کی رو سے مفید و بابرکت مشوروں سے نوازتے۔ دینی و دنیوی اور سیاسی مسائل کو قرآن پاک سے حل فرماتے۔ آپ کی ساری گفتگو قرآن کریم کی تفسیر پر مشتمل ہوتی۔ حضورؓ نے اپنی بے شمار تقریروں اور تحریروں سینکڑوں کتب اور قرآن مجید کے ہزاروں درسوں میں قرآنی معارف و حقائق کے جواہرات دنیا کے سامنے پیش فرمائے۔ مخالفین اسلام نے اپنی لاعلمی جہالت یا تعصب کی بناء پر اسلام، مقدس بانیٔ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم اور قرآن کریم کی تعلیم پر جو اعتراضات کئے حضور نے ان سب اعتراضات کے مسکت و مدلل اور دشمن کو مبہوت کر دینے والے جواب دیئے۔ قرآن حکیم کی خوبیوں اور کمالات کی برتری ثابت فرمائی اور معترضین کی جہالتوں کو ان پر واضح کرکے قرآن کریم کی حسین تعلیم کے حسن و جمال سے ان کے دلوں کو قرآن و اسلام کا گرویدہ بنالیا۔ آپ نے قرآن مبین کی تفسیر و تبیین میں دس ہزار سے زائد صفحات رقم فرمائے۔ تفسیر کبیر اور تفسیر صغیر آپ کی دو مشہور تفاسیر ہیں جو اپنے محاسن اور کمالات کے لحاظ سے اپنی نظیر آپ ہیں۔ آپ نے یہ تفاسیر لکھ کر اس حقیقت کو آشکار عالم کر دیا ہے کہ :-

حیات جاوداں ملتی ہے اس سے
کلام پاک ہی آبِ بقا ہے
کرے قرآں پہ جو چشمک حسد سے
کہاں دشمن میں یہ تاب و تواں ہے

آپ نے دنیا کے تمام لوگوں کو فہم قرآن اور نور فرقان سے آشنا کرنے کے لئے اپنی جماعت میں قرآن کریم کی تعلیم تدریس کو رائج فرمایا۔ اور اپنے خطبات (جمعہ، جلسہ سالانہ کی تقاریر اور اجتماعات کے خطابات میں جو خود قرآنی علوم و معارف کے ایک بحر ذخار کی حیثیت رکھتے تھے) احباب جماعت کو قرآن کریم ناظرہ با ترجمہ اور کلام اللہ کی تفسیر سیکھنے کی مسلسل تحریک فرماتے رہتے کہ تا جماعت کے دوست دنیا کے معلم بن کر اسے قرآن حکیم سکھلانے کا مقدس فرض ادا کر سکیں۔ آپ نے درد بھرے دل سے اپنی جماعت کے لئے یہ دعا مانگی کہ :-

قرآن پاک ہاتھ میں ہو دل میں نور ہو
مل جائے مومنوں کی فراست خدا کرے
قائم ہو پھر سے حکم محمدؐ جہاں میں
ضائع نہ ہو تمہاری یہ محنت خدا کرے

آپ کے عشق قرآن کا کچھ اندازہ آپ کی رفیقۂ حیات حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا العالی (جو تفسیر کے کام میں نوٹس وغیرہ لکھنے یا آپ کے ارشادات کی املاء ہاتھ بٹانے کی سعادت حاصل کرتیں) کے اس بیان سے ہو سکتا ہے، آپ فرماتی ہیں کہ

"کبھی مجھ سے املاء کرواتے مجھے گھر کا کام ہوتا تو مولوی محمد یعقوب کو ترجمہ لکھواتے۔ آخری سورتیں لکھوا رہے تھے کہ مجھے تیز بخار ہو گیا۔ میرا دل چاہتا تھا کہ میرے ہاتھوں سے ہی یہ مقدس کام ختم ہو۔ بخار سے مجبور تھی۔ اس لئے کہا۔ میں نے دوائی کھالی ہے۔ آج یا کل بخار اتر جائے گا۔ دو دن آپ بھی آرام کرلیں۔ آخری حصہ مجھ سے ہی لکھوائیں۔ تا میں ثواب حاصل کرسکوں۔ ہنستے نہیں، کہ میری زندگی کا کیا اعتبار۔ تمہارے بخار اترنے کے انتظار میں اگر مجھے موت آجائے تو؟ سارا دن ترجمہ اور نوٹس لکھواتے رہے۔ شام کے قریب کام ختم ہو گیا۔ تلاوت کا کوئی وقت مقرر نہ تھا۔ جب بھی وقت ملتا تلاوت کرلی۔ یہ نہیں کہ دن میں صرف ایک بار یا دو بار۔ عموماً یہ ہوتا کہ صبح ناشتہ سے فارغ ہو کر ملاقاتوں کی اطلاع ہوئی۔ انتظار میں ٹہل رہے ہیں۔ قرآن ہاتھ میں ہے لوگ ملنے آگئے۔ قرآن رکھ دیا۔ مل کر چلے گئے۔ پھر پڑھنا شروع کر دیا۔ بعض دفعہ تین تین چار چار دن میں قرآن ختم کر لیتے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ صبح سے قرآن ہاتھ میں ہے۔ ٹہل رہے ہیں۔ ایک ورق بھی نہیں الٹا۔ دوسرے روز دیکھا وہی صفحہ۔ میں نے ایک دن آپ کے ہاتھ میں اسی طرح قرآن دیکھا اور کہا کہ آپ پڑھ نہیں رہے فرمایا ایک آیت پر اٹک گیا ہوں۔

3 ص 18-7-1979

جب اس کے مطالب حل نہیں ہوتے آگے کس طرح چلوں۔ ایک دفعہ نہ جانے مجھے کیا خیال آیا پوچھا کیا آپ نے کبھی موٹر چلانی سیکھی ہے؟ آپ نے فرمایا ایک دفعہ کوشش کی۔ مگر اس خیال سے کہ کہیں ٹکر نہ مار دوں ارادہ ترک کر دیا۔ ہاتھ پہیہ پر تھے اور دماغ قرآن مجید کی کسی آیت کی تفسیر میں الجھا ہوا تھا۔ موٹر کیسے چلاتا؟"

(مصباح ماہ فروری ۱۹۷۶ء صفحہ ۱۲ تا صفحہ ۳)

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی (مصلح موعود) اپنے دور کے سب سے بڑے مفسر قرآن تھے۔ قرآن مجید کی تفسیر خود خالق کائنات نے آپ کی مقدس روح میں ودیعت فرمائی تھی۔ اور رب کریم کے فرشتوں نے متعدد بار سورۂ فاتحہ کی تفسیر آپ کو سکھلائی آپ کے بے نظیر فہم قرآن اور تفسیر قرآن کی خوبیوں کا اپنوں اور بیگانوں سب نے اعتراف کیا۔ نمونہ کے طور پر چند آراء ذیل میں درج کی جاتی ہیں۔

(۱)

نامور مفسر قرآن حکیم الامت حضرت مولانا نورالدین خلیفۃ المسیح الاول رضؓ کے ارشاد پر سیدنا محمود نے ۲۱ سال کی عمر میں پہلی بار ۲ جولائی سنہ ۱۹۱۰ء کو نماز جمعہ پڑھائی اور خطبہ میں آیت کریمہ اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ کی تشریح فرمائی۔ اس خطبہ کو سنکر حضرت حکیم الامت رضؓ نے فرمایا۔

"میاں صاحب نے لطیفہ سے لطیف خطبہ سنایا۔ وہ اور بھی الطف ہوگا۔ اگر تم اس پر غور کروگے۔ میں اس خطبہ کی بہت قدر کرتا ہوں۔ اور یقیناً کہتا ہوں کہ وہ خطبہ عجیب سے عجیب نکات اپنے اندر رکھتا ہے"

(اخبار الحکم ۲۸ اکتوبر ۱۹۱۱ء)

۱۹۱۴ء میں آپ خلافت کے مقام پر فائز ہوئے اور ۱۹۴۴ء میں اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر آپ نے اعلان فرمایا کہ آپ ہی مصلح موعود اور پسر موعود ہیں جس کی خبر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کے اشتہار میں اللہ تعالےٰ سے خبر پاکر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دی تھی۔ اور آپ کے بارے میں الہام الٰہی میں بتایا گیا تھا کہ وہ علوم ظاہری اور باطنی سے پُر کیا جائے گا اور کلام اللہ کا مرتبہ لوگوں پر ظاہر ہوگا۔ چنانچہ ۱۶ اپریل ۱۹۴۴ء کو دہلی میں ایک پبلک جلسہ میں خطاب کرتے ہوئے آپ نے یہ پُر شوکت اعلان فرمایا کہ

"میں ..... تمام علماء کو یہ چیلنج کرتا ہوں کہ میرے مقابلہ میں قرآن کریم کے کسی مقام کی تفسیر لکھیں۔ اور جتنے لوگوں سے اور جتنی تفسیروں سے چاہیں مدد لے لیں۔ مگر خدا کے فضل سے پھر بھی مجھے فتح حاصل ہوگی میں یہ دعوےٰ کرتا ہوں کہ بے شک ہزار عالم بیٹھ جائیں اور قرآن مجید کے کسی حصہ کی تفسیر میں میرا مقابلہ کریں مگر دنیا تسلیم کرے گی کہ میری تفسیر ہی حقائق ومعارف اور روحانیت کے لحاظ سے بے نظیر ہے"۔

(الفضل ۲۳ اپریل ۱۹۴۴ء)

(۲)

مارچ ۱۹۲۷ء میں حبیب ہال لاہور میں آپؓ نے "مذہب اور سائنس" کے موضوع پر ایک لیکچر دیا۔ اس اجلاس کی صدارت علامہ محمد اقبال نے کی۔ حضور کی تقریر سننے کے بعد علامہ موصوف نے فرمایا کہ

"ایسی پُر از معلومات تقریر بہت عرصہ کے بعد لاہور میں سننے میں آئی ہے اور خاصکر جو قرآن شریف کی آیات سے مرزا صاحب نے استنباط کیا ہے۔ وہ تو نہایت ہی عمدہ ہے"۔

(الفضل ۵ مارچ ۱۹۲۷ء)

(۳)

برصغیر پاک و ہند کے مشہور محقق ادیب اور بلند پایہ نقاد جناب نیاز محمد خان نیاز فتح پوری مرحوم نے آپ کی تفسیر کبیر جلد سوم کا مطالعہ کرنے کے بعد آپ کی خدمت میں لکھا کہ

"تفسیر کبیر جلد سوم آجکل میرے سامنے ہے اور میں اسے بڑی نگاہ غائر سے دیکھ رہا ہوں۔ اس میں شک نہیں کہ مطالعہ قرآن کا ایک بالکل نیا زاویہ فکر آپ نے پیدا کیا ہے۔ اور یہ تفسیر اپنی نوعیت کے لحاظ سے بالکل پہلی تفسیر ہے۔ جس میں عقل ونقل کو بڑے حسن سے ہم آہنگ دکھایا گیا ہے۔ آپ کی تبحر علمی، آپ کی وسعت نظر، آپ کی غیر معمولی فکر و فراست آپ کا حسن استدلال اس کے ایک ایک لفظ سے نمایاں ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ میں کیوں اس وقت تک بے خبر رہا۔ کاش میں اس کی تمام جلدیں دیکھ سکتا۔ کل سورہ ہود کی تفسیر میں حضرت لوطؑ پر آپ کے خیالات معلوم کرکے جی پھڑک گیا اور بے اختیار یہ لکھنے پر مجبور ہوگیا۔ آپ نے ھٰٓؤُلَآءِ بَنَاتِیْ کی تفسیر کرتے ہوئے عام مفسرین سے جدا بحث کا جو پہلو اختیار کیا ہے۔ اس کی داد دینا میرے امکان میں نہیں۔ خدا آپ کو تا دیر سلامت رکھے"۔

(بحوالہ الفضل ۱۷ نومبر ۱۹۶۳ء صفحہ ۳)

(۴)

پاک و ہند کے نامور عالم دین، مفسر قرآن اور بلند پایہ ادیب و صحافی مولانا عبدالماجد صاحب دریا بادی نے حضرت مصلح موعودؓ کے وصال پر لکھا کہ

"قرآن و علوم قرآن کی عالمگیر اشاعت اور اسلام کی آفاق گیر تبلیغ میں جو کوششیں انہوں نے سرگرمی اور اولوالعزمی سے اپنی طویل عمر میں جاری رکھیں ان کا اللہ انہیں صلہ دے علمی حیثیت سے قرآنی حقائق و معارف کی جو تشریح، تبیین و ترجمانی وہ کر گئے ہیں۔ اس کا بھی ایک بلند و ممتاز مرتبہ ہے"۔

(اخبار صدق جدید لکھنؤ ۱۸/۱۱/۶۵)

(۵)

جناب سید جعفر حسین صاحب ایڈووکیٹ حیدرآباد دکن تنظیم اتحاد المسلمین اپنی گرفتاری کے بعد جیل میں تفسیر کبیر کا مطالعہ کرکے حضور کی بیعت کرکے احمدیت میں شامل ہوگئے۔ (باقی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ

تمام قسم کی بھلائیاں قرآن کریم میں ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"تم قرآن کو بہت ہی تدبّر سے پڑھو اور اس سے بہت ہی پیار کرو ایسا پیار جو تم نے کسی سے نہ کیا ہو۔ کیونکہ جیسا کہ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ کہ تمام قسم کی بھلائیاں قرآن میں ہیں۔ یہی بات سچ ہے۔ افسوس ان لوگوں پر جو کسی اور چیز کو اس پر مقدم رکھتے ہیں۔ تمہارے ایمان کا مصدق یا مکذّب قیامت کے دن قرآن ہے ..... اس نعمت کی قدر کرو جو تمہیں دی گئی۔ یہ نہایت پیاری نعمت ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔ اگر قرآن نہ آتا تو تمام دنیا ایک گندے مضغہ کی طرح تھی۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے مقابل پر تمام ہدایتیں ہیچ ہیں"۔

(کشتی نوح)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ الفضل خود خرید کر پڑھے

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آج سے ۳۲ سال پہلے —— ۱۸ر جولائی ۱۹۴۷ء

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ماموں حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل رضؓ کی وفات

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے آپ کے بارے میں دعا کی تو الہام ہوا ”اسسٹنٹ سرجن“

حضرت اُمّ المومنین سیدہ نصرت جہاں بیگم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پیارے بھائی اور حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ماموں اور حضور رضؓ کے حرم حضرت سیدہ مریم صدیقہ مدظلہا کے والدگرامی حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ عنہ ۱۸ر جولائی ۱۹۴۷ء کو ۶۶ سال کی عمر میں انتقال فرما گئے۔ اناللہ و انا الیہ راجعون۔

آپ جماعت احمدیہ کے ان مقدس بزرگوں میں شامل تھے جن کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ۳۱۳ صحابۂ کبار کی فہرست میں درج فرمایا تھا۔ اس مقدس فہرست میں آپ کا نام نامی ۷۰ ویں نمبر پر تھا رضی اللہ عنہ۔ آپ نے اپنے والد ماجد حضرت ناناجان میر ناصر نواب رضی اللہ عنہ کے ہمراہ ۱۵ر جون ۱۸۹۱ء کو بیعت کی۔

۱۴ر اپریل ۱۹۰۵ء کو جب کانگڑہ میں زلزلہ آیا تو آپ ان دنوں میڈیکل کالج لاہور میں تعلیم حاصل کر رہے تھے اس روز لاہور سے کئی دوستوں کے خط حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں پہنچے کہ ہم کو خداوند تعالیٰ نے اس آفت سے بچا لیا ہے مگر تین دن تک حضرت ڈاکٹر صاحب کے بارہ میں کوئی خیریت نامہ موصول نہ ہوا جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دعا فرمائی تو الہام ہوا

”اسسٹنٹ سرجن“

چنانچہ الہام الٰہی کے مطابق آپ اس سال میڈیکل کالج کے امتحان میں پنجاب بھر میں اوّل نمبر پر پاس ہوئے اور اسسٹنٹ سرجن مقرر ہوئے۔ آخر طویل عرصہ تک طبی خدمات بجا لانے کے بعد ۱۹۳۶ء میں بحیثیت سول سرجن ریٹائر ہوئے۔

جنوری ۱۹۰۶ء میں جب مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان کا قیام عمل میں آیا تو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کو بھی مجلس معتمدین کا ممبر نامزد فرمایا۔

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ سفر یورپ ۱۹۲۴ء پر تشریف لے گئے تو آپ کو اپنی غیر حاضری میں ناظر اعلیٰ تجویز فرمایا۔ اس موقع پر آپؓ نے ۱۱ر جولائی ۱۹۲۴ء کو خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے حضرت ڈاکٹر صاحب کے بارے میں فرمایا:-

”ان کے دل میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت بلکہ عشق خاص طور پر پایا جاتا ہے۔ اس محبت کی وجہ سے روحانیت کا ایک خاص رنگ ان میں پیدا ہو گیا ہے۔ اس لئے میں سمجھتا ہوں ایسی ٹھوکر سے جو دوسروں کو لگ جاتی ہیں یا لگ سکتی ہیں خدا نے ان کو محفوظ کیا ہوا ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ اس تعلق کی وجہ سے جو برکات ان پر نازل ہوتی ہیں ان کے باعث جماعت کے لئے بہت مفید ثابت ہوں گے۔“

(تاریخ احمدیت جلد ۱۰ صفحہ ۶۹۶)

حضرت ڈاکٹر میر صاحب نے ایک لمبے عرصے تک سرکاری ملازمت کی اور اسی دوران میں برصغیر کے متعدد شہروں میں تعینات رہے اور اس دور میں جبکہ خال خال کوئی ہندوستانی مسلمان ڈاکٹر ملتا تھا آپ نہایت انکسار اور اخلاص سے ملازمت نبھاتے رہے اور دیانتداری کی ایک ایسی روشن مثال ثابت ہوئے کہ کسی شخص کو آپ سے کوئی ناواجب کام کہنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ آپ نے اپنے دورِ ملازمت کے تجربات آپ بیتی کے نام سے ایک کتاب میں محفوظ کئے ہیں۔ یہ کتاب انتہائی دلچسپ، پُرلطف واقعات کا مجموعہ ہے جس میں ایک دردمند باخدا انسان کا کردار بھی نہایت نمایاں نظر آتا ہے۔

روزنامہ الفضل کے سابق ایڈیٹر حضرت خواجہ غلام نبی صاحب بلانوی مرحوم نے اپنی خودنوشت سوانح حیات میں ڈاکٹر صاحب کی دیانتداری کا ایک واقعہ درج کیا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:-

”کوٹھی کے باہر صبح ہی صبح دیکھا کہ ایک ہندو دوکاندار اسٹیشنری کی چیزیں لئے بیٹھا ہے اور حضرت میر صاحب کے بچے ضرورت کی چیزیں اپنے اپنے لئے پسند کر رہے ہیں۔ جب بچے چیزیں پسند کر چکے تو حضرت میر صاحب کے ملازم نے قیمت پوچھی۔ دوکاندار نے کچھ اس قسم کی گفتگو کی کہ گویا وہ قیمت نہیں لینا چاہتا۔ یونہی پیش کرنا چاہتا ہے۔ ملازم نے میر صاحب سے عرض کیا کہ وہ قیمت نہیں بتاتا۔ حضرت میر صاحب خود تشریف لائے اور دکاندار سے کہا، ان چیزوں کی قیمت بتاؤ۔ اس نے پہلے سے بھی زیادہ لجاجت سے گفتگو شروع کی تو آپ نے بچوں سے فرمایا۔ ساری چیزیں رکھ دو اور دکاندار سے کہا کہ تم اپنی چیزیں سمیٹ کر چلے جاؤ۔ اس نے منت سماجت سے کہا، حضور میں ایک ایک چیز کی قیمت بتاتا ہوں۔ مجھ سے غلطی ہو گئی۔ مجھے معاف کر دیں مگر آپ نے ایک نہ سنی اور کوٹھی سے نکلوا دیا۔“

(قادیان میں چھتیس سال صفحہ ۱۱۲-۱۱۱)

آپ ریٹائر ہونے کے بعد قادیان میں تشریف لائے مگر اکثر بیمار رہا کرتے تھے۔ وفات سے چند ماہ قبل آپ کو دمہ کے شدید دورے شروع ہو گئے اور وسط جون ۱۹۴۷ء میں آپ کی حالت بہت خراب ہو گئی تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ نے آپ کی صحت کے بارہ میں خصوصی تحریک کی مگر آپ اس بیماری سے جانبر نہ ہو سکے اور ۱۸ر جولائی ۱۹۴۷ء کو اپنی جان جانِ آفرین کے سپرد کر دی۔

آپ کی بیماری جب شدید ہو گئی تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جلیل القدر صحابی اور صاحب رؤیا و کشف بزرگ حضرت مولانا غلام رسول راجیکی رضی اللہ عنہ کو آپ کے بارہ میں ایک نہایت پیارا اور محبت بھرا الہام ہوا۔ حضرت مولانا رضؓ اپنے ایک مضمون میں تحریر فرماتے ہیں:-

”۱۲-۱۳ جولائی کی درمیانی شب کو بوجہ شدید درد گردہ کے میں نہ سو سکا اور شدت درد کے باعث آنکھ نہ لگی۔

(باقی ص ۸ پر)

”اپنے آباؤ اجداد کے حالات کی واقفیت بہت سے اعلیٰ مقاصد کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔“

(المصلح الموعودؓ)

کیا آپ نے ماہ احسان/جون کی رپورٹ کارگزاری انصار اللہ مرکز میں بھجوا دی ہے؟ (قائد عمومی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تربیتِ اولاد اور سچی تبدیلی کی ضرورت

ہماری جماعت خدا تعالیٰ کے حکم کے ماتحت غلبۂ اسلام کی مہم میں کوشاں ہے جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو ہر طرح اس قابل بنائیں کہ ہم اس مہم کیلئے اپنی کارکردگی میں خدا کے روبرو سرخرو ہو سکیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:۔

"ہر ایک آدمی سچی تبدیلی کا محتاج ہے۔ جس میں تبدیلی نہیں وہ مَنْ كَانَ فِيْ هٰذِهٖۤ اَعْمٰى کا مصداق ہے۔ مجھے بہت سوز و گداز رہتا ہے کہ جماعت میں ایک پاک تبدیلی ہو۔ جو نقشہ اپنی جماعت کی تبدیلی کا میرے دل میں ہے وہ ابھی پیدا نہیں ہوا اور اس حالت کو دیکھ کر میری وہی حالت ہے لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ......

تم اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرو اور بالکل ایک نئے انسان بن جاؤ۔ اس لئے ہر ایک کو تم میں سے ضروری ہے کہ وہ اس راز کو سمجھے اور ایسی تبدیلی کرے کہ وہ کہہ سکے کہ میں اور ہوں۔"

(ملفوظات حصہ دوم صد ۲ ۷۲-۷۳)

اسی طرح حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ سورۃ البقرہ کی آیت فَاَزَلَّهُمَا الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"اس آیت میں بتایا گیا ہے کہ مومن و کافر نیک اور بد کو ایک ہی جگہ رہنا پڑتا ہے اس لئے مومنوں اور نیکوں کو اپنے آپ کو اور اپنی اولاد کو شیطان کے حملہ سے بچانے کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے۔ یہ حکم اب ضروری ہے کہ اسے نظر انداز کرنے کی وجہ سے ہی ہمیشہ نیکی کا زمانہ مٹ جایا کرتا ہے۔ جب بھی مومن اور نیک یہ سمجھتے ہیں کہ وہ شیطانی حملہ سے محفوظ ہو گئے ہیں تنزّل کا دور شروع ہو جاتا ہے اور شیطان غالب آنے لگ جاتا ہے۔ کاش کوئی قوم ایسی پیدا ہو جو اس حکم کو مدنظر رکھے اور شیطان کا سر پوری طرح کچلا جائے۔ لوگ خود نیک بھی ہو جائیں تو اولاد کی محبت یا ان پر حد سے زیادہ اعتماد کر کے اسے خرابی میں پڑنے کا موقعہ بہم پہنچا دیتے ہیں اور پھر قوم نیکی کی چوٹی سے نیچے گر جاتی ہے۔"

(تفسیر کبیر جلد اوّل صد ۳۴۲)

(ناظر اصلاح وارشاد)

پکنک کا اہتمام

۱۳ر جون کو مجلس خدام الاحمدیہ دارالذکر فیصل آباد نے پکنک کا اہتمام کیا جو سمندری روڈ پر نہر کے کنارے منائی گئی۔ پروگرام کے مطابق صبح سات بجے تا ایک بجے بعد دوپہر پکنک منائی گئی۔ ۶۰ اطفال۔ ۱۰ خدام ۱۸ انصار اور تقریباً ۴۳ غیر از جماعت احباب نے شرکت کی۔ نیز اکی میں اطفال و خدام نے حصہ لیا۔ اطفال و خدام میں آم تقسیم کئے گئے۔ علمی پروگرام میں تلاوت، نظم، درس القرآن، درس حدیث، درس ملفوظات و مشعل راہ شامل تھے۔ صحابہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عنوان پر تقاریر بھی کی گئیں۔

کُل اجتماع میں ۲۰۰ سے زائد احباب شریک ہوئے۔ کھانے کا اجتماعی انتظام مجلس کی طرف سے کیا گیا تھا۔ آخر میں دعا کے بعد پروگرام بفضل خدا بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

ناظم اطفال
مجلس دارالذکر فیصل آباد

وقفِ عارضی کی اہمیّت و افادیّت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"وقف عارضی کا ایک فائدہ تو یہ ہے کہ باہمی تعلقات بڑھیں اور وہ عظیم کام جو خدا تعالیٰ اس وقت جماعت احمدیہ سے لینا چاہتا ہے یعنی یہ کہ نوع انسان کو ایک خاندان کی طرح بنا دیا جائے اس میں ہماری کوشش بھی شامل ہو۔ ویسے تو یہ خدا کا آسمانوں پہ فیصلہ ہے زمین پر تو وہ جاری ہوگا لیکن ہمیں ثواب پہنچانے کی خاطر اللہ تعالیٰ نے خود ہی اپنے فضل اور رحمت سے ہمارے لئے بہت سی راہیں کھول دی ہیں۔ قرآن کریم میں وحی کے ذریعہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کروایا گیا کہ بشر ہونے کے لحاظ سے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور کسی دوسرے بشر میں کوئی فرق نہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ انسان اس بنیادی حقیقت کو سمجھنے لگے اور وہ معاشرہ ہماری سرزمین پہ قائم ہو جائے جسے اللہ قائم کرنا چاہتا ہے۔ بہرحال وقف عارضی ایک حقیر سی کوشش ہے اپنے رب کے حضور جو پیش کی جاتی ہے اس امید اور یقین پر کہ اللہ تعالیٰ اس میں برکت ڈالے گا اور اس کے نیک ثمرات پیدا ہوں گے۔ جانے والے بھی فائدہ اٹھائیں گے اور جہاں ان کو بھیجا جاتا ہے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔"

(الفضل ۱۲ر فروری سنہ ۱۹۷۷ء)

مبارک ہیں وہ جو اس بابرکت تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دوسروں کے لئے بھی اور اپنے لئے بھی رضاء الٰہی کے حصول کے لئے کوشاں ہیں۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

تاریخ احمدیت کا ایک ورق

بقیہ صد ۵

اسی سلسلہ میں مجھ پر اچانک ایک ربودگی اور غنودگی کی کیفیت طاری ہوئی۔ اس وقت مجھے ایسا معلوم ہوا کہ میرے کانوں میں بالکل قریب ہو کر کوئی کلام کرنے لگا ہے نہایت فصیح اور موثر لہجہ میں کلام کا طرز ہے۔ اس وقت مجھے یہی محسوس کرایا جا رہا تھا کہ یہ اللہ تعالیٰ کی آواز ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے نہایت ہی حلم اور رحم کے پیرایہ میں یوں کلام فرمایا:۔

"میر محمد اسماعیل ہمارے پیارے ہیں ان کے علاج کی طرف فکر کرنے کی چنداں ضرورت نہیں ہم خود ہی ان کا علاج ہیں۔"

...حضرت میر صاحب جیسے عاشق وجہ اللہ کا علاج اللہ تعالیٰ کا دیدار اور وصال ہی ہو سکتا تھا جو بالآخر آپ کو حسب پسند خاطر نصیب ہو گیا۔ رزقنا اللہ ما رزقہ عشقاً وصلاً۔"

(الفضل ۶ر اگست ۱۹۴۷ء)

آپ کا کتبہ حضرت المصلح الموعودؓ نے اپنے دستِ مبارک سے لکھا جس میں تحریر فرمایا

"... میری بیوی مریم صدیقہ ان کی سب سے بڑی بیٹی تھی جو توام پیدا ہوئیں۔ بہرحال میر محمد اسمٰعیل صاحبؓ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ میں سے تھے اور آپؑ کے منظورِ نظر تھے...."

(مرتبہ: یوسف سہیل شوق۔ ربوہ)

قائدینِ مجالس! اجتماع خدام و اطفال ۹ تا ۱۲ر اکتوبر میں اپنی مجلس کی نمائندگی کی کوشش فرمائیں

معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ:۔
مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۱۸۵

S MRS. CHADIDJAH ARI SETIARSO WIF/OF SR. ARI SETIARSO SOEDAR SONO قوم۔ پیشہ خانہ داری عمر ۴۳ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن انڈونیشیا ضلع۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ۸/۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ قیمتی پتھروں پر مشتمل زیورات۔ مالیت ۸,۳۸,۴۰۰/- روپے انڈونیشین
۲۔ زیورات طلائی مالیت ۷,۹۳,۷۳۰/- روپے انڈونیشین۔
۳۔ بیڈ روم اور زیبائش کی اشیاء مالیت ۵,۰۰,۰۰۰/- روپے انڈونیشین
۴۔ حق مہر ۲,۰۰۰/- روپے انڈونیشین

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰,۰۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ CHADIDJAH ARI SETIARSO

گواہ شد HASAN BASRI
JL. TAWAKKAL UJUNG
RAYA NOT TOMANG
JAKARTA

گواہ شد A.F SUSILO
JL. BALIKPAPAN 1/10
JAKARTA انڈونیشیا

مسل نمبر ۲۴۱۸۶

میں نثار احمد ولد محمد طفیل صاحب قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر ۴۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن فیصل آباد ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۷۹، ۱۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۵۵۰/- روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

العبد نثار احمد

گواہ شد غلام دستگیر ولد چوہدری غلام علی خان A/213 گلبرگ کالونی فیصل آباد۔

گواہ شد محمد طفیل والد نثار احمد صاحب پیپلز کالونی B/1353 فیصل آباد

مسل نمبر ۲۴۱۸۷

میں مریم عزیزہ بیوہ شیخ عبد اللطیف صاحب قوم سیٹھی شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۶۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۶/D باغ محلہ ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۹/۷۹، ۱۰ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے:۔

۱۔ حق مہر ۵۰/- روپے
۲۔ نقد ۵۰۰/- روپے
۳۔ بالیاں طلائی وزنی ۵ ماشہ۔ ۴۰۰/- روپے۔

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کر دی جائے گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار آمد بصورت جیب خرچ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

الامۃ مریم عزیزہ

گواہ شد سیٹھی مبشر احمد ولد عبد اللطیف صاحب ۱۶/D باغ محلہ جہلم۔

گواہ شد کرم الدین ولد علم دین صاحب وصیت نمبر ۲۳۲۶۷۔

روشن کاجل
آنکھوں کی حفاظت اور خوبصورتی کیلئے
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ

الفضل میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو
فروغ دیں

الاخبار والآراء (بقیہ صفحہ ۲)

دشمنوں کو معاف کر دیتے ہیں۔ آج ہم میں سے کتنے ہیں جو بیٹے بعد دیگرے لڑکیوں کے تولد ہونے پر شاکر ہوتے اور رضائے الٰہی کے سامنے سرِ تسلیم خم کرتے ہیں۔ انما المؤمنون اخوۃ کی گردان تو ہم بہت کرتے ہیں مگر حسب و نسب اور ذات برادریوں کی عصبیت میں یہاں تک بڑھ جاتے ہیں کہ انسانی اقدار کو مجروح کئے بغیر نہیں رہتے بلکہ عقیدے اور سیاسی نوعیت کی عصبیت تو نہ جانے ہم سے کیا کچھ کراتی ہے۔ زبانی کلامی تو ہم ہر شے کو اللہ کی ملک قرار دیتے ہیں مگر عملاً اس کے برعکس کردار کا مظاہرہ کرتے ہیں....

.... یہاں تکفیر کے کلہاڑے تو بہت چلتے ہیں اور فروعات پر آپس میں دست و گریباں ہونا تو خوب سکھایا جاتا ہے مگر وقت کی نزاکت کے پیش نظر مل بیٹھنے اور ہم آہنگی کی ضرورت بالکل محسوس نہیں کی جاتی!

(روزنامہ "امروز" لاہور ۱۰ جولائی ۱۹۷۹ء صفحہ ۳)

جب قول و فعل میں اتنا ہمہ گیر تضاد موجود ہو، اتحاد و اتفاق کے گن گانے کے باوجود فروعات پر دست و گریباں ہونے اور تکفیر کے کلہاڑے چلانے میں بیباکی حد سے زیادہ بڑھ جائے تو پھر خدا راضی ہو تو کیونکر ہو جبکہ وہ خود فرماتا ہے:۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝ كَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَا لَا تَفْعَلُوْنَ ۝

(الصف آیات ۳ و ۴)

ترجمہ:۔ اے مومنو! تم وہ باتیں کیوں کہتے ہو جو کرتے نہیں۔ جس بات کا دعویٰ کرنا جو تم کرتے نہیں خدا کو بہت ناپسند ہے۔

حل شدہ پرچے

قائدین کرام سے گزارش ہے کہ وہ اپنی اپنی مجالس کے حل شدہ پرچے جلد از جلد مرکز میں ارسال کریں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام کی ترقی و اشاعت اور خدام الاحمدیہ

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:-

"ہماری جماعت کے ہر بچے، ہر نوجوان، ہر عورت اور ہر مرد کو یہ سمجھ لینا چاہیئے کہ ہمارے سپرد اللہ تعالیٰ نے اپنی بادشاہت کو دنیا میں قائم کرنے کا جو اہم کام کیا ہے اس سے بڑھ کر دنیا کی اور کوئی امانت نہیں ہو سکتی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ بعض لوگ اپنے گھروں کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ بعض لوگ گورنمنٹ کے خزانے کا پہرہ دیتے ہوئے مارے جاتے ہیں اور بعض لوگ فوجوں میں بھرتی ہو کر اپنے ملک کی حفاظت کرتے ہوئے مارے جاتے ہیں۔ لیکن جو چیز اللہ تعالیٰ نے ہمارے سپرد کی ہے اس کے مقابلہ میں دنیا کی بادشاہتیں بھی کوئی حقیقت نہیں رکھتیں بلکہ ان کو اس سے اتنی بھی نسبت نہیں جتنی ایک معمولی کنکر کو ہیرے سے ہو سکتی ہے۔ پس اپنی ذمہ داریوں کو سمجھتے ہوئے اسلام اور احمدیت کی اشاعت میں سرگرمی سے حصہ لو اور اس غرض سے زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو خدمتِ دین کے لئے وقف کر دو۔ تاکہ ایک کے بعد دوسری نسل اور دوسری کے بعد تیسری نسل اس بوجھ کو اٹھاتی چلی جائے اور قیامت تک اسلام کا جھنڈا دنیا کے تمام جھنڈوں سے اونچا لہراتا رہے۔"

اللہ تعالیٰ حضور کے ان ارشاداتِ عالیہ کی روشنی میں اپنی ذمہ داریوں کو پوری طرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

بائیسواں ۲۲ مرکزی سالانہ اجتماع انصار اللہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے تمام مجالس کی اطلاع کے لئے اعلان ہے کہ انصار اللہ کا بائیسواں مرکزی سالانہ اجتماع انشاء اللہ العزیز مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ ر اخاء / اکتوبر ۱۳۵۸ھش / ۱۹۷۹ء بروز جمعہ، ہفتہ و اتوار ربوہ میں منعقد ہوگا۔

تمام انصار سے درخواست ہے کہ وہ اس اجتماع میں شمولیت کے لئے ابھی سے تیاری شروع کر دیں۔ ناظمینِ ضلع خصوصی مہم چلائیں کہ ان کے ضلع کی کوئی مجلس نمائندگی سے محروم نہ رہے۔

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی اور درخواستِ دعا

میری بھانجی عزیزہ فرحانہ مختار بنت مکرم شیخ مختار احمد صاحب سمن آباد لاہور نے امسال میٹرک کے امتحان میں ۶۹۹ نمبر لے کر گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سمن آباد لاہور میں تیسری پوزیشن حاصل کی ہے۔ الحمد للہ

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچی کی اس کامیابی کو آئندہ کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

دعائے مغفرت

پسرم ملک عطاء اللہ صاحب بشیر جو عرصہ سات ماہ سے بعارضہ فالج بیمار چلے آرہے تھے مورخہ ۲۰ رجون ۱۹۷۹ء بعمر اکاون سال برضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم نے اپنی اہلیہ کے علاوہ آٹھ بچے بچیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے بیٹے کے درجات بلند فرمائے اور ہم سب لواحقین کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ آمین

(میاں سلطان بخش صدر جماعت احمدیہ کلر کہار۔ ضلع جہلم)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

اگلی صدی اسلام کے ساری دنیا پر چھا جانے کی صدی ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ (فرمودہ ۱۰ ر صلح ۱۳۵۳ ہش) میں فرمایا:-

"قیامِ جماعت کی پہلی صدی جس کے ختم ہونے میں اب چودہ سال رہ گئے ہیں (اور اب تو دس سال باقی ہیں) غلبۂ اسلام کے لئے تیاری کی صدی ہے اور اگلی صدی، اسلام کے ساری دنیا پر چھا جانے کی صدی ہوگی" (اس عرصہ میں ہم نے کیا کام کرنا ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا:-

"موجودہ صدی کے بقیہ چودہ پندرہ سال میں ہم نے غلبۂ اسلام کی صدی کے استقبال کی تیاری کرنی ہے اور درجہ بدرجہ ایسے کام سرانجام دینے ہیں کہ جو اگلی صدی کے دوران اسلام کے موجودہ غلبہ کے عظیم الشان ظہور میں ممد و معاون ثابت ہو سکیں۔ یہ کام درجہ بدرجہ جماعت کے سامنے آتے رہیں گے۔"

اے مخلصینِ جماعت احمدیہ! چاہے آپ دنیا کے کسی حصہ میں مقیم ہوں آپ نے غلبۂ اسلام کی خاطر بڑی فراخدلی سے "صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ" میں وعدے لکھوائے ہیں اب ان وعدوں کی درجہ بدرجہ ادائیگی ہو رہی ہے۔ پس آپ اپنے کل وعدہ کا ۶/۱۵ ادا کر کے عند اللہ ماجور ہوں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(سیکرٹری صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ)

اعلان نکاح و تقریب شادی

مکرم ملک مبارک احمد صاحب بہاولپور ابن مکرم ملک محمد یعقوب صاحب کا نکاح مورخہ ۲۹ رجون ۱۹۷۹ء بروز جمعۃ المبارک ہمراہ عزیزہ نسیمہ مبارکہ صاحبہ بنت مکرم حفیظ الرحمٰن صاحب سمہ سٹہ بعوض حق مہر سات ہزار روپے مکرم وسیم احمد صاحب چیمہ مربی سلسلہ نے پڑھا۔ اسی روز تقریب رخصتانہ بھی عمل میں آئی۔ جماعت احمدیہ بہاولپور کے دوست برات کے ساتھ سمہ سٹہ تشریف لے گئے۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو دونوں خاندانوں کے لئے بابرکت فرمائے اور ثمراتِ حسنہ سے نوازے۔

(رانا مبارک احمد جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ بہاولپور)

درخواست دعا

میرے ماموں جان مبارک احمد صاحب اسد عرصہ دو سال سے تلاشِ روزگار میں جرمنی گئے ہوئے ہیں اور وہاں جا کر بیمار پڑ گئے ہیں۔ ہسپتال میں داخل ہیں۔ ان کے حالات کا صحیح علم نہیں۔ گھر والے پریشان ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی حفاظت میں رکھے، صحتیابی بخشے اور مشکلات دور فرمائے۔

(خاکسار۔ امجد چوہدری)

حضرت حکیم نظام جان رح
کا
مشہور دواخانہ
○
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
چوک گھنٹہ گھر ○ گوجرانوالہ
فون نمبر ۷۴۸۴۲
ربوہ ○ بالمقابل ایوانِ محمود فون ۶۳۸
نگرانی
حکیم عبد الحمید ابن حکیم نظام جان رح
رجسٹرڈ درجہ اول

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴